سوال

اگر کسی شخص کے گھر کے نزدیک ایک ایسی مسجد ہے جس کے امام کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہے یا وہ بہت تیز رفتاری سے نماز پڑھاتے ہیں کہ ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہوئے نماز کے ارکان کی ادائیگی بھی مناسب انداز سے نہیں ہو پاتی، کیا ایسی صورت میں جماعت کے بغیر گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر امام سنت کے مطابق نماز نہ پڑھاتا ہو یا ارکان کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (صحيح البخاري، الأذان : 631)

تم نے جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھا کرو۔

نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنا نماز کا رکن ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دفعہ مسجد میں تشریف لائے تو ایک اور آدمی بھی مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے سلام عرض کیا۔ نبی ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''واپس جا، نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے پھر نماز پڑھی، واپس آیا اور نبی ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ''جا، نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' بہر حال ایسا واقعہ تین مرتبہ پیش آیا۔ بالآخر اس شخص نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے نماز کی تعلیم دیں، (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ أکبر کہو، پھر قرآن سے جو میسر ہو اسے پڑھو، پھر رکوع کرو۔ جب اطمینان سے رکوع کر لو تو سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد سجدہ کرو۔ جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کرو تاکہ سجدے میں تجھے اطمینان ہو جائے۔ پھر اس طرح اپنی ساری نمازیں میں کرو۔ (صحيح البخاري، الأذان : 793، صحیح مسلم، الصلاۃ : 397)

01. امام کو احسن انداز سے سمجھایا جائے کہ وہ سنت طریقے سے نماز پڑھے اور نماز کے ارکان کو اطمینان کے ساتھ ادا کرے، اگر پھر بھی وہ اپنی روش پر قائم رہے تو اگر اس امام کی جگہ کوئی دوسرا امام متعین کیا جا سکتا ہو تو امام کو بدل دیا جائے۔

02. اگر امام کو بدلنا ممکن نہ ہو یا اس سے فساد بڑھنے کا خدشہ ہو تو دوسری مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کی جائے کیونکہ نماز با جماعت ادا کرنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ (النساء : 102)

اور جب تو ان میں موجود ہو، پس ان کے لیے نماز کھڑی کرے تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو تمھارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی، پس تیرے ساتھ نماز پڑھیں۔

اللہ تعالی نے حالت جنگ میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور احادیث میں جنگ کے دوران نماز پڑھنے کی مختلف کیفیات کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے اس سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ عام حالات میں بھی باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ (صحيح البخاري، الأذان : 644، صحيح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة : 651)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تاکہ لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے، پھر نماز کے لیے کسی کو اذان دینے کے متعلق کہوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور میں خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے)، پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔''

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد